بسمِ اللہ نَحمَدُہٗ و نُصَلّیو نُسَلِّمُ عَلی رَسُولِہِ الکَریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان
Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ چادر کے اندر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا کیسا؟

سائل: محمد آصف چشتی (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز کے دوران دونوں ہاتھ چادر کے اندر اس طرح کرلینا کہ رکوع و سجود اور دیگر ارکان کی ادائیگی کے وقت آسانی سے نکالے جاسکیں اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ اس طرح سختی کیساتھ جسم پر لپیٹ لینا کہ ہاتھ نکالنے کی کوئی جگہ باقی نہ رہے جس وجہ سے خطرے یا ضرورت کے وقت نکالنے مشکل ہوں دورانِ نماز اور اس کے علاوہ بھی مکروہ تنزیہی ہے۔

حضرت سیدنا وائل بن حُجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:"انہ رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع یدیہ حین دخل فی الصلاۃ کبر وصف ھمام حیال اذنیہ ثم التحف بثوبہ ثم وضع یدہ الیمنیٰ علی الیسرٰی فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب....الخ"
ترجمہ: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو تکبیر کہی، اور ہُمام نے بیان کیا کہ ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا، پھر ہاتھ کپڑے میں ڈھک لئے، پھر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، پھر جب رکوع کرنا چاہا تو کپڑے سے ہاتھ نکالے"۔

(صحیح مسلم، جلد1، کتاب الصلوۃ، باب وضع یدہ الیمنی علی الیسرٰی....الخ، حدیث:896، صفحہ209،210، مطبوعہ لاہور)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:"چونکہ سردی زیادہ تھی اس لئے ہاتھ (کپڑے میں) لپیٹ لئے۔ معلوم ہوا نماز میں ہاتھ کھولنا ضروری نہیں، چادر وغیرہ میں ہاتھ لپیٹ کر یا ڈھک کر بھی (نماز) جائز ہے۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد2، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، الفصل الاول، صفحہ27، قادری پبلشرز، لاہور)

نور الایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے:"(و) یکرہ (الاندراج فیہ) ای الثوب (بحیث لا) یدع منفذاً (یخرج یدیہ) منہ وھی الاشتمالۃ الصماء" یعنی کپڑے میں اس طرح داخل ہونا کہ ہاتھ نکالنے کی جگہ نہ چھوڑے مکروہ ہے اور یہی اشتمالۃ الصماء ہے۔

(نور الایضاح مع مراقی الفلاح، فصل فی مکروہات الصلاۃ، صفحہ180، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی شامی میں ہے:"(یکرہ اشتمال الصماء)لنهیه علیه الصلوة و السلام عنها و هی ان یاخذ بثوبه فیخلل به جسده کله من راسه الی قدمه ولا یرفع جانبا یخرج منه سمی به لعدم منفذ یخرج منه یده کالصخرة الصماء۔۔۔۔۔۔وظاهر التعلیل بالنهی ان الکراهة تحریمیة کما مر فی نظائره"یعنی اشتمالِ صماء مکروہ ہے کہ نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔اشتمالِ صماء یہ ہے کہ ایک کپڑے کیساتھ سر سے پاؤں تک اپنے پورے جسم کو اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ باہر نکالنے کی کوئی جگہ نہ چھوڑے اور اس کو اشتمال صماء کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ہاتھ باہر نکالنے کی کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔۔۔۔نہی کیساتھ علت کو ذکر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے۔ (ردالمحتار، جلد2، کتاب الصلاۃ، مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، صفحہ 511، مطبوعہ، لاہور)

اور بہار شریعت میں فرمایا"کپڑے میں اس طرح لپٹ کر نماز پڑھنا کہ ہاتھ باہر نہ ہوں مکروہ تحریمی ہے"

ان تمام عبارات سے مراد اس طرح کپڑے میں لپٹ جانا ہے کہ بوقت ضرورت ہاتھ نکالنا مشکل ہوں۔یہ نماز اور علاوہ نماز دونوں صورتوں میں منع ہے جیسا کہ اس سے متصل ہی صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:"علاوہ نماز کے بھی بے ضرورت اس طرح لپٹنا نہ چاہئے اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے"۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، مکروہات کا بیان، صفحہ626، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صحیح یہ ہے کہ اس طرح لپٹ جانا بھی مکروہ تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے جیسا کہ فتاوٰی شامی کی متذکرہ بالا عبارت کے تحت امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"اقول:الظاهر ان النهی ارشادی حذرا عن عدو من انسان او حیوان فلا یفید التحریم،، ترجمہ:اقول(میں کہتا ہوں)انسان، حیوان یا دشمنوں سے بچانے کیلئے نہی ارشادی ہے تو یہ مکروہ تحریمی ہونے کا فائدہ نہ دے گی۔ (جد الممتار علی ردالمحتار، جلد3، مکروہات الصلاۃ، صفحہ418، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ تعالیٰ اعلم و علمه جل مجده أتم و أحکم

کتبه:ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ المولیٰ القدیر

12جمادی الاولیٰ 1441ھ 8جنوری 2020

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري